ذکر والی نعت خوانی

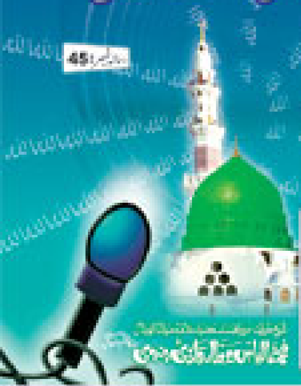

پیشکش : مجلس مکتبۃ المدینہ

WWW.NAFSEISLAM.COM

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّابَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

ذِکر والی نعت خوانی

دُرود شریف کی فضیلت

حضرتِ سَیِّدُنا اُبَیّ بن کَعب رضی اللہ تعالٰی عنہ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی، (فرائض وغیرہ کے علاوہ) میں اپنا سارا وَقت دُرُود خوانی میں صَرف کرونگا۔ تو سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا، یہ تمہاری فِکروں کو دُور کرنے کے لئے کافی اور تمہارے گناہوں کیلئے کفّارہ ہوجائے گا۔" (جامع الترمذی ج۴ص۲۰۷ حدیث ۲۴۶۵ دار الفکر بیروت)

تری اِک اِک ادا پہ اے پیارے

سو دُرودیں فِدا ہزار سلام

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اَلحمدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ نعت خوانی اعلیٰ دَرَجہ کی چیز ہے۔ اچھی اچھی **نیّتیں** کرکے نعت شریف پڑھنا اور سننا باعثِ ثوابِ آخِرت اور موجِبِ خیر وبَرَکت ہے۔ مگر ہر عملِ خیر کے کچھ آداب ہوتے ہیں اِسی طرح نعت خوانی کے بھی ہیں۔ یقیناً وہ بڑا خوش نصیب ہے جس کو خوش اِلحانی کی نعمت ملے اور وہ اِس کا سو فیصد دُرست استعمال کرتے ہوئے اِخلاص کے ساتھ نعت خوانی کرے۔ اَلحمدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے یہاں ایک سے ایک خوش آواز نعت خوان کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ تعالٰی ہیں جو کہ عاشِقانِ رسول کے قُلوب کو گرماتے اور انہیں عشقِ مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم میں تڑپاتے ہیں۔ **یا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ**! محبوب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے ثنا خوانوں کی نظرِ بد اور حُبِّ جاہ وثروت سے حفاظت فرما۔

یا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ان کو اور ان کے صدقے مجھ گناہ گاروں کے سردار عطّارِ بد اطوار کو بے حساب بخش دے۔

یا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! **اُمّتِ مصطَفٰے** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی مغفِرت فرما۔

تُو بے حساب بخش کہ ہیں بے حساب جُرم

دیتا ہوں واسِطہ تجھے شاہِ حجاز کا

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

فلمی گیت کا گمان!

کچھ عرصے سے ایک تبدیلی دیکھنے میں آرہی ہے اور وہ یہ کہ مخصوص ٹیکنیک کے ساتھ بمع ذکر اللہ ایکو ساؤنڈ پر کچھ اِس طرح نعت خوانی کی جارہی ہے کہ سننے والے کو محسوس ہوتا ہے کہ مُوسیقی کے ساتھ نعت شریف پڑھی جارہی ہے بلکہ جس کی نعت خوانی کی طرف توجُّہ نہ ہو اور وہ اگر صرف سرسری طور پر ذکر والی نعت شریف کی آواز سنے تو شاید یہی سمجھے کہ مَعاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ گانا بج رہا ہے۔ یہ بات عاشِقانِ رسول کیلئے کتنے بڑے صدمے کی ہے کہ میٹھے میٹھے آقا صلَّی اللہ تعالٰی

علیہ واٰلہٖ وسلّم کی ثنا خوانی کو محض پڑھنے والے کے انداز کے سبب کوئی فلمی گیت سمجھ بیٹھے!

اللہ، عزوجل اللہ عزوجل کے نبی ﷺ سے فریاد ہے نفس کی بدی سے
ایماں پہ بہتر موت او نفس تیری ناپاک زندگی سے

تَرک کب افضل ہوتا ہے؟

مُرَوَّجہ ذکر والی نعت خوانی کے جواز و عدمِ جواز میں عُلَمائے اہلسنّت کا اختِلاف چل رہا ہے۔ بعض مُباح (جائز) کہہ رہے ہیں اور بعض ناجائز و حرام۔ جب کبھی ایسی صورت پیدا ہو تو عافیّت اجتناب (یعنی بچنے) ہی میں ہوا کرتی ہے۔ چُنانچِہ میرے آقا اعلیٰحضرت، اِمامِ اَہلسنّت، ولیِ نِعمت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المَرْتَبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین و مِلَّت، حامیٔ سنّت، ماحِیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیْر و بَرَکت، حضرتِ علّامہ مولٰینا الحاج الحافِظ القاری الشّاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن (فتاوٰی رضویہ جلد ۸ ص ۳۰۳) پر فرماتے ہیں، "جب فِعل کے سنّت اور مکروہ ہونے میں شک ہو تو اُس کا ترکِ اَولیٰ (یعنی بچنا افضل) ہوتا ہے۔" دیکھا آپ نے! سنّت و مکروہ میں عُلَماء کا جب اختِلاف ہو جائے تو ترک افضل ہوتا ہے۔ تو پھر جہاں مُباح اور حرام میں تعارُض (ٹکراؤ) ہو وہاں بچنا کیوں نہ افضل ترین ٹھہرے گا! یہ تو عمل میں احتیاط کا پہلو ہے اور طلبگارِ رضائے رَبُّ الْعِزّت عَزَّوَجَلَّ کو مزید دلائل کی حاجت بھی نہیں۔

نبی ﷺ کی نعت کی محفِل سجانا ہم نہ چھوڑیں گے
یہ نعرہ یارسول اللہ ﷺ لگانا ہم نہ چھوڑیں گے

مسلمانوں کو مُنافرت سے بچائیے

فِقہی مسائل میں عُلَمائے کِرام کا اختِلاف کوئی نئی بات نہیں اور اس میں کوئی قَباحت بھی نہیں مگر "مُرَوَّجہ ذکر والی نعت خوانی" کم از کم پاک و ہند والوں کیلئے ایک نیا طریقہ ہے اور اس کی وجہ سے عوام و خواص کے ایک طبقے کو تشویش ہے۔ جب کسی ایسے کام سے مسلمانوں میں نفرت کی کیفیت جَنَم لینے لگے جس کا کرنا فرض، واجِب یا سُنّتِ مُؤَکَّدہ نہ ہو تو اُس کام کو ترک کرنا ہوگا اگرچِہ افضل و مُستَحَب ہو۔ چُنانچِہ ایک مقام پر میرے آقا اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃُ رَبِّ الْعِزّت مسلمانوں کے اتّحاد کی اَھمِیّت کو اُجاگر کرنے کیلئے فرماتے ہیں: "لوگوں کی تالیفِ قلبی (یعنی دلجوئی) اور ان کو مُجتمع (مُتّحِد) رکھنے کے لئے اَفضل کو ترک کرنا انسان کے لئے جائز ہے تاکہ لوگوں کو نفرت نہ ہو جائے جیسا کہ نبیِ کریم، رءُوفٌ رَّحیم علیہ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَ التَّسلیم نے بیتُ اللہ شریف کی عمارت کو اس لئے حضرت سیِّدُنا ابراھیم خلیلُ اللہ علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلام کی بنیادوں پر قائم رکھا تاکہ نو مسلم ہونے کے وجہ سے اہلِ قریش اس کی نئی بنیادوں پر کی جانے والی تعمیر کو نفرت کی نگاہ سے نہ دیکھیں۔ تو آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اجتماع (اِتّحاد) کو قائم رکھنے کی مَصلَحت کو مُقدَّم سمجھا۔" (فتاوٰی رضویہ ج ۷ ص ۶۸۰)

طریقِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑنا ہے وَجۂِ بربادی
اِسی سے قوم دنیا میں ہوئی بے اقتدار اپنی

اَنگشت نُمائی کے اَسباب مکروہ ہیں

میرے آقا اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت ایک اور مقام پر مسلمانوں کو آپَسی ناراضگی اور گروپ بندی سے بچانے کیلئے رَقمطراز ہیں: ''ایک اور نکتہ یاد رکھنا چاہئے کہ اپنے ملک اور شہر میں عام مسلمانوں کی جو وَضع (یعنی ظاہری حالت) اور طرز وطریقہ ہو اُسے چھوڑ دینا اور دوسری وَضع جو تَشہیر (یعنی شہرت) اور اَنگشت نُمائی کا سبب ہے اُسے اختیار کرنا مکروہ ہے۔ چُنانچِہ عُلَمائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالیٰ فرماتے ہیں: اپنے شہر کی عادت اور طریقہ کار سے باہَر ہو جانا باعِثِ شُہرت اور مکروہ ہے۔'' (فتاوٰی رضویہ ج ۲۲ ص ۱۹۳)

میں وہ شاعر نہیں کہ چاند کہدوں ان کے چہرے کو
میں ان کے نقشِ پا پر چاند کو قربان کرتا ہوں

فتنے کا خوف ہو تو مُستَحب ترک کرنا ہوگا

میرے آقا اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کی خدمت میں مُستَحَب کام کے کرنے کے بارے میں اِستِفتاء پیش ہوا، چُونکہ فی زمانہ اُس امرِ مُستَحَب پر ہند کے اندر عمل کرنے میں فتنے کا احتمال تھا لہٰذا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا: جہاں اس کا رَواج ہے مُستَحب ہے، ان بلاد (ہند کے شہروں) میں کہ اس کا (نام و) نشان نہیں، اگر واقع ہو (یعنی کوئی کرے) تو جُہّال (یعنی جاہل لوگ) ہنسیں، اور مَسئلہ شَرعِیّہ پر ہنسنا اپنا دین برباد کرنا ہے، تو یہاں اِس پر اِقدام (یعنی عمل) کی حاجت نہیں۔ خود ایک **مُستَحَب** بات کرنی اور مسلمانوں کو ایسی سخت بلا (یعنی شریعت کے مسائل پر ہنسنے کی آفت) میں ڈالنا پسندیدہ نہیں۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۲۲ ص ۶۰۳)

الٰہی عزوجل دے مرے دل کو غمِ عشق
نَشاطِ دَہر سے ہو جاؤں ناخوش

خوشخبری سناؤ، نفرت نہ دلاؤ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پیش کردہ جُزئِیّات سے اَظْهَرُ مِنَ الشَّمس وَ اَبْیَنُ مِنَ الْاَمْس (یعنی سورج کی طرح روشن اور شام کی طرح ظاہر) ہوا کہ لوگوں کا مُرَوَّجہ طریقہ جس کی شرعاً مُمانَعت نہ ہو اُس سے ہٹ کر کوئی بھی ایسا فعل نہ کیا جائے جس سے لوگوں میں نفرتیں پھیلیں بلکہ کسی مُستَحب کام سے بھی اگر مسلمانوں میں پھوٹ پڑتی ہو، فِتنے کھڑے ہوتے ہوں، ناراضگیاں اور دُوریاں پیدا ہوتی ہوں، لوگ بدظن ہوتے ہوں تو مسلمانوں کی دلجوئی کی خاطِر اُس مُستَحب کو ترک کرنا ہوگا۔ مسلمانوں کو نفرت ووحشت سے بچانا بَہُت ضَروری ہے۔ جیسا کہ حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم، صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا ارشادِ مُعظَّم ہے: بَشِّرُوا وَلَا تُنَفِّرُوا۔ یعنی خوشخبری سناؤ اور (لوگوں کو) نفرت نہ دلاؤ۔ (صحیح البخاری ج ۱ ص ۴۲ حدیث ۶۹ دارالکتب العلمیہ بیروت) میرے آقا اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ

رَحمۃُ رَبِّ الْعِزَّت کافرمانِ عبرت نشان ہے:مسلمانوں کی عادت کاخِلاف کرنااوروحشت دلانا یہ جائز نہیں۔''
(فتاوٰی رضویہ ج۲۲ص۳۳۹)

شب بھر سونے ہی سے غَرَض تھی　　تاروں نے ہزارر دانت پیسے
دن بھر کھیلوں میں خاک اُڑائی　　لاج آئی نہ ذرّوں کی ہنسی سے

گناہوں کا دروازہ کُھل گیا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!مُرَوَّجہ ذکروالی نعت خوانیاں ہمارے یہاں کے لوگوں کے مِزاج کے مطابِق نہیں جبھی تو مسلمانوں میں افتِراق وانتِشار پھیل رہا ہے،عُلَمائے کِرام اور عوام کے درمیان نفرتوں کی دیوار قائم ہو رہی ہے،آپَس میں بُغض وعِناد کی جڑیں اُستُوار ہو رہی ہیں،غیبتوں،چُغلیوں،اِلزام تراشیوں،دل آزاریوں اور بدگُمانیوں کا ایک طوفان کھڑا ہو گیا ہے جس کے سبب کبیرہ گناہوں اور جہنَّم میں لے جانے والے کاموں کا ایک بَہُت بڑا دروازہ کُھل چکا ہے۔اِس کی تازہ ترین مِثال یہ ہے کہ بابُ المدینہ کراچی میں ہونے والی ایک عظیم الشّان محفلِ نعت میں جب ذکروالی نعت شروع ہوئی تو ایک مشہور ومعروف محترم سُنّی عالم نے اِس پر ٹوکا،اِس پر معزز نعت خوان مَنچ سے اتر کر چلدیئے۔ دوسرے نعت خوان پڑھنے آئے تب بھی وُہی انداز تھا تو چُونکہ اِن عالم صاحِب کے نزدیک ایک گناہ کا کام ہو رہا تھا اِس لئے وہاں سے چلا جانا ان کیلئے واجِب تھا،لہٰذا یہ بھی اُٹھے اور محفل سے تشریف لے گئے۔نتیجۃً اُن عالم صاحِب کے مُریدین و مُحِبّین اور ذِکر والی نعت شریف کے قائلین وشائقین کے درمیان جھڑپ ہو گئی اور نوبت ہاتھا پائی تک جا پہنچی۔آہ!آہ!آہ!

دل کے پھپھولے جل اُٹھے سینے کے داغ سے
اِس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چَراغ سے

سنّت پر عمل کے حرام ہونے کی صورت

آہ!شیطان نیکیوں کا بھرم دلا کر بھی کیسے کیسے گِھنَو نے کھیل کھیلتا ہے کہ مسلمانوں کو بسااوقات نفلی کاموں کی خاطر ایذائے مسلم جیسے حرام کاموں میں جھونک دیتا ہے!شریعتِ اسلامیّہ **احترامِ مسلم** کرنے والوں کی پذیرائی اور ایذائے مسلم کے اِرتِکاب کی سخت حَوصَلہ شکنی کرتی ہے۔مسلمان کو اِیذا پہنچتی ہو تو سُنّت پر عمل کرنا بھی بعض صورتوں میں حرام ہو جاتا ہے۔مَثَلاً نَمازِ فجر وظہر میں **طِوالِ مُفَصَّل** (سورۃُ الحُجُرات تا سُورۃُ البُرُوج کو طِوالِ مُفَصَّل کہتے ہیں) سے پوری دوسورَتیں ہر رَکعت میں سورۂ فاتِحہ کے بعد ایک ایک سورت پڑھنی سنّت ہے۔ایک قول کے مطابق فجر وظہر میں سورۂ فاتِحہ کے علاوہ مجموعی طور پر چالیس یا پچاس اور دوسری روایت کے مطابق ساٹھ سے لیکر سو تک آیتیں پڑھی جائیں۔البتّہ کوئی مریض یا ایسا آدمی نَماز میں شامل ہو جس کو جلدی ہے اور دیر ہونے کی صورت میں اس کو تکلیف ہوگی تو ایسی صورت میں تکلیف دِہ حد تک طویل قِراءَت کرنا حرام ہے۔مذکورہ مسئلہ (مَس۔عَ۔لہ) اور اسکے مُتَعَلِّق مندَرِجۂ ذَیل جُزئیہ ذکروالی نعت خوانی کا حکم بیان کرنے کے طور پر نہیں،محض تَخوِیف (یعنی ڈرانے) کیلئے ہے کہ کہیں ہمارے

نعت خوان اسلامی بھائی اِیذائے مسلم کے مُرتکِب نہ ہو رہے ہوں کیوں کہ بعض اَوقات نیکی کا کام نظر آنیوالی بات بھی گناہ کا کام ہوتی ہے جس کا ہمیں علم نہیں ہوتا چُنانچِہ میرے آقا اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت فتاوٰی رضویہ جلد ۶ ص ۳۲۵ پر فرماتے ہیں: ''یہاں تک کہ اگر ہزار آدمی کی جماعت ہے اور صبح کی نَماز ہے اور خوب وسیع وَقت ہے اور جماعت میں 999 آدمی دِل سے چاہتے ہیں کہ امام بڑی بڑی سورتیں پڑھے مگر ایک شخص بیمار یا ضَعیف بوڑھا یا کسی کام کا ضَرورت مند ہے کہ اس پر تطویل (یعنی طوالت) بار ہوگی اسے تکلیف پہنچے گی تو امام کو حرام ہے کہ تطویل (یعنی طوالت) کرے بلکہ ہزار میں اس ایک کے لحاظ سے نَماز پڑھائے جس طرح مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صرف اُس عورت اوراس کے بچّے کے خیال سے نَمازِ فجر مُعَوَّذَتَین (یعنی سورۃُ الفلق اور سورۃُ النّاس) سے پڑھا دی۔ حدیث (مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) میں ہے: اور مُعاذ ابنِ جَبَل رضی اللہ تعالٰی عنہ پر تطویل میں سخت ناراضی فرمائی یہاں تک کہ رُخسارۂ مبارک شدتِ جلال سے سُرخ ہوگئے اور فرمایا: کیا تُو لوگوں کو فتنہ میں ڈالنے والا ہے! کیا تُو لوگوں کو فتنہ میں ڈالنے والا ہے؟ کیا تُو لوگوں کو فتنہ میں ڈالنے والا ہے اے معاذ؟

مسلمانوں کو فِتنے سے بچائیے

میٹھے میٹھے نعت خوانو! اَللّٰہ عزوجل آپ کا مُنہ سلامت رکھے۔ خدارا! مان جائیے! اور صرف پُرانے انداز پر نعتیں پڑھنے کی ترکیب بنائیے۔ یقیناً دنیا کا کوئی بھی مفتیِ اسلام **مُرَوَّجہ ذِکر والی نعت خوانی** کو واجِب نہیں کہے گا، زیادہ سے زیادہ مُباح (جائز) کہے گا۔ اگر بِالفرض کوئی مفتی صاحِب مُستحب بھی قرار دے دیں تب بھی حالاتِ حاضِرہ کا تقاضا یہی ہے کہ اس اَمرِ مُستَحَب کو ترک کر دیا جائے کیوں کہ اس سے مسلمانوں کے مابَین نفرت کا سلسلہ چل نکلا ہے اور تکفیرِ مسلمین سے بچنے کیلئے ضَرورتاً مُستَحَب کو ترک کردینے کا حکم ہے۔ جیسا کہ میرے آقا اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت مسلمانوں کے درمیان پیار و مَحبّت کی فضا قائم رکھنے کا ایک مَدَنی اُصول بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''اِتیانِ مُستَحَب وترکِ غیرِ اَولیٰ پر مُدَاراتِ خلق و مُراعاتِ قُلوب کو اہم جانے اور فتنہ ونفرت وایذا و وحشت کا باعِث ہونے سے بہُت بچے۔ (فتاوٰی رضویہ تخریج شدہ ج اول ص ۱۴) اِس ارشادِ رضوی کے بعد سرکارِ اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کے ماننے والوں کو **ذِکر والی نعت شریف** پڑھنے سے بچنا ہی چاہئے اس لئے کہ ان کا یہ فِعل فتنہ ونفرت وایذا و وحشت کا باعِث بن رہا ہے اور مجھ سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ اور دیگر بے شمار مسلمانوں کو اس سے سخت تشویش ہے۔ اس ارشادِ اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کا مفہوم یہ ہے کہ مُستَحَب عمل کو بھی ترک کرنا پڑے تو کر دے مگر لوگوں کے دلوں کی خوشی کو مُقدّم رکھے اور فِتنہ وفساد کا سبب بننے سے دُور رہے۔ ایک دوسرے کے خلاف چہ مگوئیاں کر کے فتنے کھڑے کرنے والوں کو اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے بہُت بہُت ڈرنا چاہئے۔ آپ کی خیر خواہی کے جذبے کے تحت سرکارِ اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کا ایک فتوٰی عرض کرتا ہوں۔ یہ فتوٰی مذکورہ مسئلے میں شرعی حکم کے طور پر نہیں بلکہ فِتنے کے حوالے سے اپنی اپنی اصلاح کی طرف توجُّہ دلانے کے لئے ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت فتنے سے بچنے کی تاکید کرتے ہوئے نَقل کرتے ہیں کہ

اللہ عزَّوَجَلَّ پارہ ۳۰ سورۃُ البُرُوج کی آیت نمبر ۱۰ میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ فَتَنُوا الْمُؤْ مِنِیْنَ وَالْمُؤْ مِنٰتِ ثُمَّ لَمْ یَتُوْ بُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِیْقِ ۝ (پ ۳۰ البروج ۱۰)	ترجمۂ کنزالایمان: بیشک جنہوں نے ایذا دی مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو پھر توبہ نہ کی ان کے لئے جہنّم کا عذاب ہے اور اُن کیلئے آگ کا عذاب۔

اس آیتِ مقدسہ کے تحت مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان یہ بھی فرماتے ہیں: ''مسلمانوں میں **فتنہ** پھیلانے والا بڑا مجرم ہے، عالم کو چاہئے کہ ایسا غیر ضروری مسئلہ نہ بیان کرے جس سے **فتنہ** ہو۔'' (نورالعرفان ص ۹۷۵)

میرے آقا اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت (فتاوٰی رضویہ ج ۲۱ ص ۲۵۳) پر فرماتے ہیں: مسلمانوں میں بلا وجہِ شرعی اختلاف وفتنہ پیدا کرنا نیابتِ شیطان (ہے۔) (یعنی ایسے لوگ اس مُعامَلے میں شیطان کے نائب ہیں) حدیثِ پاک میں ہے: فتنہ سورہا ہے اس کے جگانے والے پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی لعنت۔ (الجامع الصغیر للسیوطی ص ۳۷۰ حدیث ۵۹۷۵ دارالکتب العلمیہ بیروت)

عُلَماء کی توہین کفر تک پہنچاتی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! چُونکہ بعض عُلمائے کرام ذکر والی نعت شریف پڑھنے کو جائز اور بعض مُوسیقی والے انداز کی وجہ سے ناجائز وحرام کہتے ہیں۔ جبکہ نفس پکّا مَطلَبی ہے، اِس نے وُہی فتوٰی پسند کرنا ہے جو اپنے مَوقِف کا مُؤَیِّد (تائید کرنے والا) ہے لہٰذا اِس مُعامَلے سے ''فائدہ اُٹھاتے ہوئے'' مردود شیطان بعض لوگوں کی زَبان سے عُلمائے مانعین کی توہین پر مُشتمِل کلمات زَبان سے نکلوا کر، اُول فُول بکنے والوں کی تائید کروا کر ان کے ایمانوں سے کھیلنے کی کوشش کر رہا ہوگا اور ان بے چاروں کو کانوں کان خبر بھی نہ ہوگی۔ لہٰذا ایمان کی حفاظت کے خیر خواہانہ جذبے کے تحت ضمناً بعض جُزئِیّات عرض کرتا ہوں: ﴿۱﴾ میرے آقا اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت (فتاوٰی رضویہ جلد ۲۳ ص ۶۴۹) میں فرماتے ہیں: عالِمِ دینِ سُنّی صحیحُ العقیدہ کہ لوگوں کو حق کی طرف بلائے اور حق بات بتائے **محمدٌ رَّسولُ اللہ** (عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کا نائب ہے۔ اِس کی تحقیر معاذَ اللہ **محمدٌ رَّسولُ اللہ** (عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی توہین اور **محمدٌ رَّسولُ اللہ** (عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی جناب میں گستاخی مُوجِبِ لعنتِ الٰہی وعذابِ الیم ہے۔ رسولُ اللہ (عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) فرماتے ہیں: ''تین شخصوں کے حق کو ہلکا نہ جانے گا مگر **مُنافِق کُھلا مُنافِق**، ایک وہ جسے اسلام میں بُڑھاپا آیا، دوسرا عِلم والا، تیسرا بادشاہِ اسلام عادِل''۔ (مُلتَقطاً مِن اَلْحدِیثَیْنِ اَلمعجم الکبیر ج ۸ ص

۲۰۲ حدیث ۸۱۹ ۷ داراحیاء التراث العربی بیروت وکنزالعمال ج ۱۶ ص ۱۵ حدیث ۴۳۸۰۴ دارالکتب العلمیہ بیروت)

﴿۲﴾ ''مولوی لوگ کیا جانتے ہیں'' اِس (جُملے) سے ضَرور علَماء کی تحقیر (توہین) نکلتی ہے اور علُماء کی تحقیر کُفر ہے۔ (فتاوٰی رضویہ، ج ۱۴ ص ۲۴۴) ﴿۳﴾ فُقَہاء کرام رحمۃ اللہ تعالٰی علیہم فرماتے ہیں: اَلْاِسْتِخْفَافُ بِالْاَشْرَافِ وَالْعُلَمَاءِ کُفْرٌ. یعنی سادات وعلَماء کی تخفیف وتحقیر کُفر ہے۔ (مجمع الانہر ج ۲ ص ۵۰۹ کوئٹہ) عالم کی توہین کی صورتیں اور ان کے بارے میں حکمِ شرعی بیان کرتے ہوئے میرے آقا اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّبِّ الْعِزَّت فرماتے ہیں: اگر عالمِ دین کو اِس لئے بُرا کہتا ہے کہ وہ ''عالم'' ہے جب تو صَریح کافر ہے اور اگر بوجہِ علم اُس کی تعظیم فرض جانتا ہے مگر اپنی کسی دُنیوی خُصُومت (یعنی دشمنی) کے باعِث بُرا کہتا ہے، گالی دیتا ہے اور تحقیر کرتا ہے تو سخت فاسق وفاجِر ہے اور اگر بے سبب (یعنی بلا وجہ) رنج (بُغض) رکھتا ہے تو مَرِیْضُ الْقَلْبِ وَ خَبِیْثُ الْبَاطِن (یعنی دل کا مریض اور ناپاک باطِن والا) ہے اور اُس (یعنی خواہ مخواہ بُغض رکھنے والے) کے کُفر کا اندیشہ ہے، ''خلاصہ'' میں ہے، مَنْ اَبْغَضَ عَالِماً مِّنْ غَیْرِ سَبَبٍ ظَاھِرٍ خِیْفَ عَلَیْہِ الْکُفْرُ یعنی جو بلا کسی ظاہری وجہ کے عالمِ دین سے بُغض رکھے اُس پر کُفر کا خوف ہے۔'' (فتاوٰی رضویہ ج ۱۰ ص ۱۴۰) (علَماء کی توہین کے متعلق مزید تفصیلات کیلئے دعوتِ اسلامی کا تعارف ص ۲۱ تا ۲۶ مطالعہ فرمالیجئے)

مجھ کو اے عطّاؔر سُنّی عالموں سے پیار ہے
دو جہاں میں ان شاء اللہ اپنا بیڑا پار ہے

مسلمانوں کا دل خوش کیجئے

کیا ہی اچھا ہو کہ کبھی کا منظور شدہ وُہی پُرانا مُتَّفِقہ انداز اپنا لیا جائے تاکہ ایک بار پھر سارے ہی سُنّی نعت خوانی کے تعلُّق سے مُتَّحِد، مطمئن اور خوش ہو جائیں اور گناہوں اور نفرتوں کا سلسلہ بند ہو۔ **اِحترامِ مُسلم** اور مسلمان کا دل خوش کرنے کی اَھَمِیَّت کا اندازہ (فتاوٰی رضویہ تخریج شدہ کی جلد ۷ ص ۲۳۰) پر موجود میرے آقا اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کے اِس مبارَک فتوے سے لگایئے۔ چُنانچہ کچھ اِس طرح سُوال ہوا کہ جماعت کا مقرّرہ وَقت ہو گیا، اِتنے میں مزید دو چار نَمازی آ گئے مگر اُن کے وُضُو سے فارِغ ہونے سے پہلے ہی جماعت کھڑی ہو گئی۔ آیا اُن کا انتظار کرنا چاہئے تھا یا نہیں؟ اس کا جواب دیتے ہوئے میرے آقا اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت نے فرمایا: ''یہ دو چار شخص جو بعد کو آئے اور اُن کے وُضو (کر لینے) کا انتِظار نہ کیا اور جماعت قائم کر دی۔ اگر یہ لوگ اہلِ مَحَلّہ سے نہ تھے، اُنھیں اُس تعیین وقت پر جو اہلِ مسجِد نے مقرّر کر لی ہے اِطّلاع نہ تھی (یعنی اُنھیں جماعت کے وقتِ مقرّرہ کا علم نہ تھا) اور وَقت میں تنگی بھی نہ تھی اور حاضِرین میں کسی پر اِنتِظار سے کوئی ضَرر حَرج بھی نہ تھا تو اس صورت میں ان کے وضو (سے فارِغ ہو لینے) کا اِنتِظار کر لینا مناسِب تھا۔ خُصُوصاً جبکہ اِس اِنتِظار نہ کرنے میں اُن کی دل شکنی ہو کہ بلا وجہ کسی مسلمان کی دل شکنی بہُت سخت بات ہے۔ دو چار منٹ میں وُضو ہو جائے گا، اس میں اُن (دیر سے آنے والوں) کا ایک نَفع اور اپنے (یعنی اِنتِظار کرنے والے امام ومُقتدیوں کے) تین (منافع) اُن کا (نَفع) تو یہ کہ تکبیرِ اُولیٰ پالیں گے اور

اپنا ﴿۱﴾ پہلانَفع یہ کہ اُس (تکبیرِ اُولیٰ کی) فضیلت کے ملنے میں مسلمانوں کی اِعانت (مدد) ہوئی اور اس کا اجرِ عظیم ہے۔ قَالَ اللّٰہُ تعالیٰ (یعنی اللہ عزوجل فرماتا ہے:) تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى (پ۶ المائدہ ۲)

﴿ ترجَمۂ کنزالایمان: نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو﴾ یہاں تک کہ عَین نَماز میں امام کو چاہئے کہ اگر رُکوع میں کسی کی پہچل (قدموں کی چاپ) سُنے اور اُسے پہچانا نہیں تو دو ایک تسبیح زیادہ کردے کہ وہ شامل ہوجائے ﴿۲﴾ دُوُم (نَفع) اِس رِعایت (و انتظار) سے اُن مسلمانوں کا دل خوش کرنا۔ مُتَعَدَّد احادیث میں ہے: فرائض کے بعد سب اعمال میں اللہ عزوجل کو زیادہ پیارا مسلمان کا دل خوش کرنا ہے۔" (اَلمعجم الکبیر ج۱۱ ص ۵۹ حدیث ۱۱۰۷۹ داراحیاء التراث العربی بیروت) ﴿۳﴾ سِوُم (نَفع ان کے آنے تک نَماز کا انتظار کرنے کے سبب ملنے والا ثواب ہے چُنانچِہ) حُضُورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا ارشادِ مبارک ہے: "بیشک تم نَماز ہی میں ہو جب تک نَماز کے اِنتِظار میں ہو۔" (صحیح البخاری ج ۱ ص ۲۱۸ حدیث ۶۰۰ دارالکتب العلمیہ بیروت)

سچ ہے انسان کو کچھ کھو کے ملا کرتا ہے
آپ کو کھو کے تجھے پائے گا جو یا تیرا

ذکر والی نعت خوانی سے بھی تو دل خوش ہوتے ہیں

سُــــوال: بانیانِ مجلس یا سامِعین فرمائش کریں توان مسلمانوں کا دل خوش کرنے کی نیت سے نیز ماڈرن نوجوان اِس بہانے محفلِ نعت میں آجاتے ہوں اِس وجہ سے اگر ذِکر والی نعت خوانی کرلی جائے تو کیا حَرَج ہے؟

جواب: بے شک مسلمانوں کا دل خوش کرنا نیز ماڈرن نوجوانوں کو دین کے قریب لانا خوبیاں ہیں مگر **ذکر والی نعت خوانی** کرنے سے مسلمانوں میں نفرتیں پھیل رہی ہیں جو کہ بَہُت بڑی خرابیاں ہیں اور خرابیوں کے اسباب سے بچنے کیلئے خوبیوں کے اسباب کا لحاظ نہیں کیا جائے گا۔ اس کو آسان لفظوں میں یوں سمجھئے کہ اگر نَفع حاصل کرنے کی خاطِر نقصان اُٹھانا پڑتا ہو تو اُس نَفع کو تَرک کرنا ہوگا۔ جیسا کہ میرے آقا اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت شریعتِ مطہرہ کا قاعدہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: دَرْءُ الْمَفَاسِدِ اَهَمُّ مِنْ جَلْبِ الْمَصَالِحِ یعنی خرابیوں کے اسباب دور کرنا خوبیوں کے اسباب حاصِل کرنے سے اَہَم ہے۔ (فتاوٰی رضویہ ج۹ ص ۵۵۱)

میں سمجھتا ہوں جنہوں نے جواز کا فتویٰ عنایت فرمایا ہے اُن علمائے کرام کو بھی اگر ذِکر والی نعت خوانیوں کے سبب سنّیوں کے مابَین اُٹھ کھڑے ہونے والے نفرتوں اور عداوتوں کے طوفان کا علم ہوگیا یا ان حضرات کی خدمات میں صورتحال بیان کی گئی تو وہ بھی حالات کے پیشِ نظر ذِکر والی نعت خوانی کی اب ہرگز اجازت نہیں دیں گے۔

نعت خوانوں سے ہاتھ جوڑ کر مَدنی اِلتِجاء

میرا حُسنِ ظن ہے کہ ہر سُنّی نعت خوان میرے آقا اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کا چاہنے والا ہے اور حُسنِ اِتّفاق سے ذِکر کے ساتھ نعت شریف پڑھنے والوں کی غالِب اکثریَّت میرے آقا اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت ہی کے سلسلے میں بیعت بھی ہے اور سعادتمند مُریدوں کے لیے اپنے مرشِد کا ایک ہی اشارہ کافی ہے مگر

ہمارے پیرومرشد سرکارِاعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کا ایک اشارہ نہیں مُتعَدَّد اشارات مل چکے ہیں جن کی روشنی میں ذِکروالی نعت خوانی کا ترک ضروری ہوگیا کہ اس کی وجہ سے نہ صرف فتنے کا امکان بلکہ فِتنہ واقع بھی ہوچکا۔ اُمّت کی خیرخواہی کے جذبے کے تحت میری تمام نعت خوانوں سے ہاتھ جوڑکر، پاؤں پکڑ کر مَدَنی التجاء ہے کہ کوئی بھی نعت خوان اسلامی بھائی آئندہ ذکروالی نعت شریف کی ترکیب نہ بنائے۔ بالفرض کوئی نعت خوان ایسا نکل بھی آئے جو میرے آقا اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کے فرمودات اور فتاویٰ رضویہ شریف کے بیان کردہ جُزئیات سے عدَمِ اتّفاق کے سبب یا پھر اپنے نفس کے ہاتھوں مجبور ہوکر ذکروالی نعت خوانی سے باز نہ آئے تب بھی دیگر نعت خوان اسلامی بھائی اُس کی رِیس نہ فرمائیں۔ اُس سے اُلجھیں بھی نہیں اور اُس کی دل آزاری سے بھی باز رہیں۔ جن اسلامی بھائیوں کے گھروں میں سَماعت کیلئے یا دُکانوں میں تجارت کیلئے ذکروالی نعتوں کی کیسیٹیں ہیں اُن سے بھی مَدَنی التجاء ہے کہ تھوڑا سا مالی خسارہ برداشت کرتے ہوئے ان میں سادہ نعتیں یا بیانات ڈَب کروالیں اور فِتنہ وفَساد کا دروازہ بند کروانے میں میری امداد فرمائیں۔

دُعائے عطّار

یا ربِّ مصطفےٰ عزوجل وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم ! ہمارے نعت خوانوں کو مُرَوَّجہ ذکروالی نعت خوانی سے باز آنے، اور اسلامی بھائیوں کو ایسی نعتوں کی تمام کیسیٹوں میں سادہ نعتیں یا سنّتوں بھرے بیانات ڈَب کروالینے کی سعادت عطا فرما۔ اُن سب کو اور ان کے صدقے میں مجھ پاپی وبدکار کو مدینے کے تاجدار ہمارے مکّی مَدَنی سرکار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا بار بار دیدار نصیب فرما، **یا اللہ عَزَّوَجَلَّ!** ہماری قبروں میں مَدَنی محبوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے جلوے ہوں اور محشر میں شفاعت کی خیرات ملے، **یا اللہ عَزَّوَجَلَّ!** جنّت الفردوس میں ہم سب کو ہمارے میٹھے میٹھے آقا مکّی مَدَنی مصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا پڑوس عنایت فرما۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

زندگی بھر دھوم نعتوں کی مچاتے جائیں گے
یارسول اللہ ﷺ کا نعرہ لگاتے جائیں گے

۸ رَجبُ المرجب ۱۴۲۷ھ